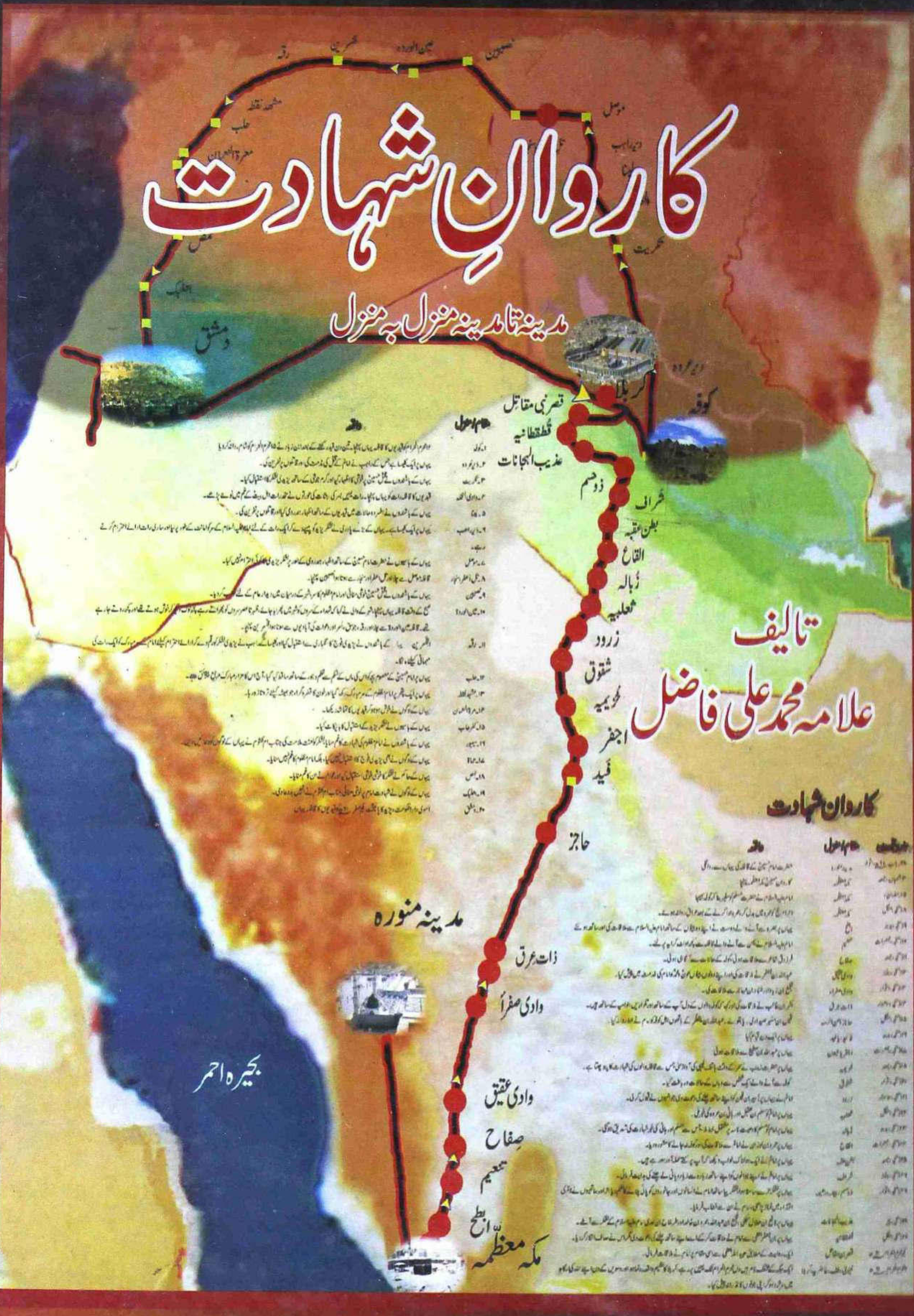
# کاروانِ شہادت

## مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل


تالیف
علامہ محمد علی فاضل

قال سیّد الشّهدآء ابو عبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدّی ............

# کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: **350/-** روپے

# مکہ سے کربلا

## منزل......بہ......منزل

مورخین لکھتے ہیں کہ حضرت سید الشہداء خامس آل عباء ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام کا کاروانِ شہادت وحریّت بروز منگل ۸/ذی الحجہ ۶۰ ھ کو مکہ سے کربلا کی طرف روانہ ہوا اور اس راہ میں کم وبیش چالیس منازل کا سفر طے کرنا پڑا جن میں سے بیس یا اس سے زیادہ منزلوں پر قیام فرمایا، چنانچہ صاحب کشف الغمہ اور صاحب قمقام زخار لکھتے ہیں کہ جب سید الشہداء علیہ السلام نے مکہ سے کوچ فرمایا تو اس وقت آپ کے ساتھ ۸۲ معروف صحابی رسولؐ تھے، اور یہ کاروانِ الٰہی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا، یاد رہے کہ ان منازل کی ترتیب مرحوم قزوینی کی کتاب ''الامام الحسین واصحابہ'' سے لی گئی ہے، چنانچہ سب سے پہلے آپ سرزمین ابطح میں تشریف لائے۔

### ا۔ ابطح

### (۹ ذی الحجہ بروز بدھ)

ابطح، یہ مکہ اور منیٰ کے درمیان ایک سیلابی گزرگاہ ہے، بارش کا جو پانی منیٰ میں اکٹھا ہوتا ہے، یہیں سے آگے نکل جاتا ہے، اس جگہ کا آغاز منیٰ کی حدود سے اور اختتام جنت المعلیٰ اور قبرستان حجون پر ہوتا ہے، (کامل ابن اثیر جلد ۴ ص ۲۱ میں لکھا ہے کہ) یہاں پر آپ سے یزید بن ثبیط ___ یا یزید بن نبیط ___ کی ملاقات ہوئی۔

ابن ثبیط کا ماجرا یہ ہے کہ جب امام عالیمقام علیہ السلام کا قاصد آپ کا خط لے کر بصرہ پہنچا یزید بن نبیط بصرہ کی جانی پہچانی شخصیت تھے، انہوں نے امامؑ کے قاصد کو مثبت جواب دیا، اور مزید اطلاع کیلئے ''ماریہ بنت سعد'' کے گھر پہنچے جو متقی پرہیزگار حبدار اہل بیتؑ خاتون تھیں اور ان کا گھر شیعیان علی علیہ السلام کے اجتماع اور مجالس کا مرکز تھا۔

جیسا کہ ابھی بتایا جاچکا ہے کہ یزید بن نبیط بصرہ کی جانی پہچانی شخصیت تھے، (نفس ا، م ص ۹۲ منقول از تاریخ طبری، اس بارے میں لکھتے ہیں کہ) قبیلہ بنی قیس سے ان کا تعلق تھا، ان کے دس دلاور بیٹے تھے، جب ماریہ بنت سعد کے گھر گئے تو اپنے بیٹوں اور دوستوں کو مخاطب کرکے فرمایا: ''میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ بصرہ سے چل کر مکہ معظّمہ میں اپنے امام علیہ السلام سے ملاقات کرکے ان کی نصرت کروں گا'' اس کے ساتھ ہی ان کے دو بیٹوں عبداللہ اور عبیداللہ نے بھی ان کی ہم نوائی کی۔

ان کے کچھ دوستوں نے مشورہ دیا کہ ابن زیاد اور اس کے سپاہیوں نے ہر طرف سے راستے بند کئے ہوئے ہیں آپ کی گرفتاری کا خطرہ ہے لہٰذا اپنے ارادے سے باز آجائیں، مگر اس نے کہا میرے ساتھ دو کڑیل جوان ہیں مجھے کسی قسم کا کوئی خوف نہیں۔

چنانچہ انہوں نے بصرہ سے مکہ کا سفر بڑی تیزی کے ساتھ طے کیا، مکہ جاکر انہیں معلوم ہوا کہ امام علیہ السلام مکہ سے وادی ابطح پہنچ چکے ہیں تو وہ فوراً ابطح پہنچے مگر وہاں جاکر معلوم ہوا کہ امام علیہ السلام علیہ السلام ان ہی سے ملاقات کیلئے مکہ معظّمہ گئے ہوئے ہیں، ان کے دل میں امام علیہ السلام کی عظمت اور بزرگواری کا احساس مزید اجاگر ہوا اور اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہونے لگے۔ امام پاکؑ سے مکہ میں ملاقات کی اور آپؑ ان کے ساتھ ابطح تشریف لے آئے اور، ابن نبیط یہ آیت تلاوت کرنے لگے: ''بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا'' (یونس/ ۵۸) خداوند عالم کے فضل و کرم اور رحمت سے ہی یہ سب کچھ حاصل ہوا ہے پس اسی پر انہیں نازاں ہونا اور خوشی منانا چاہئے۔

یزید اور ان کے دونوں فرزند ارجمند امام عالیمقام علیہ السلام کے ہم رکاب رہے اور واقعہ کربلا میں امام عالیمقام علیہ السلام کی خدمت میں جام شہادت نوش فرمایا۔